بازگشت

اُسے پُکار کے دیکھا تو بازگشت سُنی
کہ ایک شخص کئی بار کانپتے دل سے
اُداس لہجے میں، کمزور چیخ کے ہمراہ
کسی عزیز کو، اپنے کو روکنے کے لیے
بہت ہی ضبط سے آواز دے رہا تھا اور
اسے یقین نہیں تھا کہ کوئی سنتا ہے
سُنے بھی گر تو پلٹنے کی چاہ رکھتا ہے

مگر وہ اس کے سوا اور کچھ کرے بھی تو کیا
سو اپنی آخری ہمت کو مجتمع کر کے
وہ بار بار اسے روکنے کی کوشش میں
اُداس لہجے میں، کمزور چیخ کے ہمراہ
بلا رہا تھا کہ اک بار میری بات سُنو
بس ایک بار مجھے خود سے جوڑ لو پھر سے

https://emad-ahmad.com/

اُسے پُکار کے دیکھا تو بازگشت سُنی

تو کیا یہ مَیں تھا یہ کمزور، ٹوٹتا ہوا شخص
تو کیا یہ میری ہی آواز تھی جو مَیں نے سنی
یہ بازگشت نہ سُنتا تو کب سمجھ پاتا
کہ میں صدائیں نہیں دے رہا تھا صرف اسے
مَیں ٹوٹ جانے کے تکلیف دہ مصائب سے
گزر رہا تھا مگر خود کو پڑھ نہ پایا تھا

اُسے پُکار کے دیکھا تو بازگشت سُنی

جو بازگشت سُنی تو پتا چلا کہ یہاں
یا مَیں تھا یا مری ٹوٹی ہوئی صدائیں تھیں
یا بے سپاس غمِ ہجر کی ہوائیں تھیں
وہ شخص کب کا کہیں جا چکا تھا زیست سے دور
غمِ فراق سے پُر التجائے نیست سے دور

https://farhad-ahmad.com/

کہ میرے پاس فقط خامشی کا میلہ تھا
کہ میرے گرد فقط بے کسی کا گھیرا تھا

یہاں پہ صرف مرے ٹوٹنے کا منظر تھا
یہاں پہ صرف مرے ڈوبنے کا منظر تھا
یہاں پہ صرف صدائیں تھی اور وہ میری تھیں
یہاں پہ صرف غمِ دل تھا اور وہ میرا تھا

اُسے پُکار کے دیکھا تو بازگشت سُنی !

https://emad-ahmad.com/